از عدالتِ عظمیٰ

سندیپ کمار شرما

بنام

سٹیٹ آف پنجاب و دیگران

تاریخ فیصلہ:24 فروری، 1997

[مدن موہن پنچھی اور کے۔ٹی۔ تھامس، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت-بھرتی کے قواعد میں نرمی-پولیس اہلکاروں کی بھرتی-دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں کے تئیں خصوصی توجہ ظاہر کرنے کے لیے حکومت کے حکمت عملی فیصلے کی بنیاد پر جسمانی تندرستی کی ضرورت میں نرمی-اپیل کنندہ نرمی کا واحد مفاد الیہ تھا-کیا اس طرح کی نرمی درست ہے-قرار پایا کہ:ہاں۔

پنجاب پولیس سروس قواعد،1959- قاعدہ 7 اور 14۔

اپیل کنندہ پنجاب میں تعینات بھارتیہ پولیس سروس کے ایک افسر کا بھائی تھا جس نے پنجاب میں دہشت گردوں کی آفت سے نمٹنے میں موثر اور مفید خدمات انجام دی تھیں۔اپیل کنندہ نے مدعا علیہ نمبر 3 کے ساتھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف جیل/ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر کے عہدے کے لیے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منعقد تحریری امتحان پاس کیا۔ تاہم، اپیل کنندہ کا قد پنجاب پولیس سروس قواعد 1959 کے قاعدہ 7(i) (iii) کے تحت مقرر کردہ کم از کم اونچائی 167.5 سینٹی میٹر سے 1.20 سینٹی میٹر کم تھا۔ حکمت عملی نے اپیل گزار کے معاملے میں کم از کم اونچائی کے معیار میں نرمی کی تاکہ ان لوگوں کے لواحقین کے تئیں خصوصی توجہ ظاہر کی جا سکے جنہوں نے یا تو دہشت گردی کی وجہ سے تکلیف اٹھائی تھی یا جنہوں نے دلیری سے دہشت گردی کا سامنا کیا تھا اور اس پر قابو پانے میں اپنا تعاون دیا تھا۔اپیل کنندہ کے حق میں دی گئی نرمی کے نتیجے میں، اپیل کنندہ کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے پر مقرر کیا گیا، جبکہ مدعا

علیہ نمبر 3 کا انتخاب صرف ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، جیل / ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر کے عہدے کے لیے کیا جا سکتا تھا۔ درحقیقت، اپیل کنندہ واحد امیدوار تھا جو حکومت کے حکمت عملی فیصلے کے مطابق دی گئی نرمی کا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

پنجاب پولیس سروس قواعد 1959 کی توضیعات کے مطابق، پنجاب پولیس سروس قواعد 1959 کے قاعدہ 7 کا فقرہ (i) کی ذیلی شق (iii) میں مقرر کردہ کم از کم جسمانی معیار میں حکومت کی خصوصی منظوری کے علاوہ نرمی نہیں کی جا سکتی تھی۔

مدعاعلیہ نمبر 3 نے اپیل کنندہ کی تقرری کو عدالت عالیہ میں چیلنج کیا اور عدالت عالیہ نے اس تقرری کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت کی جانبداری کا عمل تھا کیونکہ اپیل کنندہ نرمی کا واحد مفاد الیہ تھا۔

عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. عدالت عالیہ کو اپیل کنندہ کے معاملے میں مقرر کردہ جسمانی معیارات میں معمولی نرمی میں کی گئی تقرری کو پریشان نہیں کرنا چاہیے تھا۔

1.2. دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیوں کا بہادری سے سامنا کرنے والے پولیس اہلکاروں کی خدمات کو تسلیم کرنے کے لیے حکومت پنجاب کی طرف سے حکمت عملی وضع کرنے کی اہلیت پر اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسا ہے تو ایسے پولیس اہلکاروں کے لواحقین اور دہشت گردوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے مصائب کا شکار ہونے والوں پر خصوصی توجہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1.3. آرام کی طاقت چاہے عام طور پر سروس کے قوانین میں شامل ہو یا تو مشکلات کو کم کرنے کے مقصد سے ہو سکتی ہے یا خصوصی اور لائق حالات کا سامنا کرنے کے لیے ہو سکتی ہے۔ نرمی کی حکمرانی کو ایک عملی تعمیر ملنی چاہیے تاکہ حکومت کی اچھی حکمت عملی کے موثر نفاذ کو حاصل کیا جا سکے۔ یقیناً اس طرح کے اختیارات کے من مانی استعمال کے خلاف حفاظت کی جانی چاہیے۔ لیکن ایک تنگ تعمیر واقعی مستحق معاملات کو فائدہ سے محروم کرنے کا امکان ہے۔

جے سی یادو و دیگران بنام ریاست ہریانہ و دیگران، [1990] 1 ایس سی آر 470، پر انحصار کیا۔

ضلع کلکٹر اور چیئرمین، وجیانگرم بنام تریپورہ سندری دیوی، جے ٹی (1990) 2 ایس سی 169 اور ہوشیار سنگھ بنام ریاست ہریانہ و دیگران، جے ٹی (1993) 5 ایس سی 63، ممتاز شدہ۔

2. اپیل کنندہ کو جسمانی معیارات میں نرمی کے لیے دستیاب واحد امیدوار ہونے کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اسی طرح کا فائدہ اپیل کنندہ کے ساتھ اسی عہدے پر موجود کسی اور کو بھی یقینی بنایا جا سکتا تھا، اگر کوئی ہوتا۔ پالیسی کے لحاظ سے یہ سوچنا ممکن نہیں ہے کہ اپیل کنندہ ان لوگوں کا واحد رشتہ دار ہوتا جنہوں نے پنجاب میں دہشت گردوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے تکلیف اٹھائی یا جنہوں نے دہشت گردی کا بہادری سے مقابلہ کیا۔

اٹلس سائیکل انڈسٹریز لمیٹڈ سونی پت بنام ان کے ورک مین، [1962] ضمنی 3 ایس سی آر 89، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1586، سال 1997۔

ڈبلیو پی نمبر 367، سال 1996 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 3.9.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پی پی راؤ، مس راچنا سریواستو اور مسز رانی چھابرا۔

جواب دہندہ نمبر 3 کے لیے جگدیش کیہر، ہیمنت سینی، سنجے سرن اور اشوک ماتھر۔

جواب دہندہ نمبر 1-2 کے لیے آر ایس سوری (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ تھامس جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عملہ میں انتخاب کے لیے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے سامنے امیدواروں میں سے ایک تھا۔ وہ ہر لحاظ سے فٹ پایا گیا سوائے اونچائی کے عنصر کے جس کی وجہ سے اس میں 1.20 سینٹی میٹر کی کمی پائی گئی۔ تاہم، انہیں منتخب کیا گیا کیونکہ حکومت پنجاب نے ان کے بھائی (ایک ستیش کمار شرما، آئی پی ایس) کی طرف سے اس وقت کی شاندار خدمات کو خصوصی طور پر مد نظر رکھتے ہوئے جسمانی تندرستی کی ضرورت میں نرمی کی جب ریاستی حکومت پنجاب میں دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے بڑے پیمانے پر مشق میں شامل تھی۔ تیسرے

مدعاعلیہ نے مذکورہ انتخاب کو چیلنج کیا کیونکہ وہ صرف ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل کا عہدہ حاصل کر سکتا تھا۔ پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے طور پر اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا اور حکومت کو ہدایت کی کہ اگر درخواست گزار کا انتخاب نہیں کیا گیا تھا تو قابلیت فہرست میں شامل کیے گئے امیدواروں میں سے اس کے نتیجے میں خالی آسامیوں میں تقرری کی جائے۔ مذکورہ فیصلہ اب ہمارے سامنے چیلنج کے تحت ہے۔

ہمارے سامنے اٹھائے گئے سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے کچھ زائد حقائق ضروری ہیں۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے حکومت پنجاب کے مطالبہ پیروی کے طور پر 12.6.1993 پر ایک اشتہار شائع کیا، جس میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی 20 آسامیوں اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف جیل / ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر کی 6 آسامیوں کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ اپیل کنندہ اور تیسرا مدعاعلیہ ان مختلف امیدواروں میں شامل تھے جنہوں نے مذکورہ بالا عہدوں کے لیے درخواستیں جمع کروائیں۔ 25.2.1994 پر کیے گئے تحریری امتحان میں اپیل کنندہ کامیاب رہا، لیکن 6.5.1994 پر کیے گئے جسمانی پیمائش (فٹنس) ٹیسٹ میں، اپیل کنندہ اونچائی میں 1.20 سینٹی میٹر کم پایا گیا۔ دریں اثنا، حکومت نے 6.5.1994 پر ایک حکمت عملی وضع کی تا کہ "ان لوگوں کے رشتہ داروں کے تئیں خصوصی توجہ ظاہر کی جاسکے جنہوں نے یا تو دہشت گردی کی وجہ سے تکلیف اٹھائی ہے یا جنہوں نے دہشت گردی کا دلیری سے سامنا کیا ہے اور اس پر قابو پانے میں اپنا تعاون دیا ہے"۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے محسوس کیا کہ "اپنے پس منظر اور حالات کی وجہ سے ایسے افراد زائد وقف اور پرعزم ہونے کے پابند ہیں"۔ جب اپیل کنندہ کو ضروریات کے مطابق فٹ ہونے میں کمی پائی گئی تو اس نے اپنے معاملے میں اونچائی کے حوالے سے تصریح میں نرمی کے لیے حکومت سے رجوع کیا۔ حکومت نے 14.5.1994 پر ایک حکم جاری کیا، جس کا آپریٹو حصہ اس طرح ہے:

اس معاملے کے پیش نظر جسمانی معیار میں معمولی نرمی دینے پر غور کیا گیا ہے بشرطیکہ ایسے افراد مقررہ قابلیت کے حامل ہوں اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام تحریری امتحان میں اہل ہوں اور دیگر تمام معاملات میں موزوں ہوں۔ شری سندیپ کمار شرما (شری ستیش کمار شرما، آئی پی ایس کے چھوٹے بھائی)، جو اس وقت ایس ایس پی، فیروز پور کے طور پر تعینات ہیں اور جنہوں نے دہشت گردی سے نمٹنے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے پر بھرتی کے لیے

1.20 سینٹی میٹر اونچائی میں نرمی دینے کے لیے معمول پر لانے میں مفید خدمات انجام دی ہیں، کی تازہ ترین درخواست پر غور کیا گیا ہے اور اس پر عمل کیا گیا ہے۔

اس کے بعد، اپیل کنندہ کو ویوا وائس کے لیے بلایا گیا اور اسے منتخب امیدواروں کی فہرست میں شامل کیا گیا اور بعد میں 10.8.1994 پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مقرر کیا گیا۔ تیسرے مدعاعلیہ کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، جیل/ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر کے عہدے کے لیے فہرست میں پہلے درجے کے ساتھ منتخب کیا گیا اور اسے 8.9.1994 پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، جیل مقرر کیا گیا۔

تیسرے مدعاعلیہ اور ایک دیگر شخص نے اپیل کنندہ کے انتخاب اور تقرری کو عدالت عالیہ کے سامنے بنیادی طور پر اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ اپیل کنندہ نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے جاری کردہ اشتہار میں مذکور تقاضے کو پورا نہیں کیا اور یہ کہ حکومت کو اشتہار میں ہی خاص طور پر اشارہ کیے بغیر نرمی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ وضاحتیں نرمی کے جوابدہ ہیں۔ ایک اور بنیاد یہ تھی کہ پنجاب پولیس سروس قواعد 1959 (مختصر کے لیے 'سروس قاعدہ') کے قاعدے 14 میں موجود نرمی کا اختیار ایک فرد کے معاملے میں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اعتراض شدہ انتخاب سے متعلق فائل کی جانچ پڑتال کی اور پایا کہ حکومت کی طرف سے صرف اپیل کنندہ کے معاملے میں نرمی دی گئی تھی اور یہ کہ یہ حکمت عملی حکومت کی طرف سے صرف اپیل کنندہ کی مدد کے لیے تیار کی گئی تھی جو کہ محض حق پرستی کے عمل کے سوا کچھ نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے مشاہدہ کیا کہ سروس قواعد کے قاعدہ 7 اور قاعدہ 14 کو حکومت کو طرفداری کے اقدام کے طور پر جسمانی معیار میں نرمی دینے کا اختیار نہیں سمجھا جا سکتا۔ مذکورہ بالا احاطے میں ڈویژن بنچ نے اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا اور ریاستی حکومت کو تیس دن کے اندر اس خالی جگہ کو پر کرنے کی ہدایت کی۔

اس سے پہلے کہ ہم مقدمے کی خوبیوں پر غور کریں، ہم اس بات کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں کہ ہم سے پہلے کسی بھی فریق نے حکومت پنجاب کی طرف سے ان پولیس اہلکاروں کی خدمات کو تسلیم کرنے کے لیے حکمت عملی بنانے کی اہلیت کے بارے میں اختلاف نہیں کیا جنہوں نے بہادری سے دہشت گردوں کی طرف سے کی جانے والی بزدلانہ کارروائیوں کا سامنا کیا۔ اگر ایسا ہے تو ایسے پولیس اہلکاروں اور دہشت گردوں، سرگرمیوں کی وجہ سے مصائب کا شکار ہونے والوں کے لواحقین پر خصوصی توجہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم یہ بھی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ عدالت عالیہ کے

سامنے نہ تو حکومت اور نہ ہی تیسرے مدعا علیہ نے اس حقیقت پسندانہ موقف سے اختلاف کیا کہ ستیش کمار شرما، (اپیل کنندہ کے بھائی) نے دہشت گردوں کی آفت سے نمٹنے میں ایک پولیس افسر کے طور پر موثر اور مفید خدمات انجام دی تھیں۔ (یقیناً، ہمارے سامنے تیسرے مدعا علیہ کی طرف سے اس حقیقت پر اختلاف کرنے کی ایک ہلکی سی کوشش کی گئی تھی، لیکن چونکہ اس نے عدالت عالیہ کے سامنے اس پہلو پر کوئی دلیل نہیں اٹھایا، اس لیے ہم اب مذکورہ دلیل کو قبول کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں)۔

سروس قواعد کا قاعدہ 7 ملازمت میں براہ راست بھرتی کے لیے ضروری قابلیت کا تعین کرتا ہے۔ قاعدہ 7 کی شق (i) کی ذیلی شق (iii) کے مطابق امیدوار کے پاس "کم از کم: اونچائی "5'7 (167.5 سینٹی میٹر) اور سینے کی عام پیمائش "33 2/1-1 کی توسیع کے ساتھ۔ شق (i) کے دوسرے فقرے کو اہمیت حاصل ہے اور اسے درج ذیل طور پر نقل کیا جاتا ہے:

"بشرطیکہ ذیلی شق (iii) میں مقرر کردہ جسمانی معیار میں حکومت کی خصوصی منظوری کے بغیر نرمی نہیں کی جائے گی۔

قاعدہ 14 میں قواعد میں نرمی کرنے کا حکومت کا عمومی اختیار شامل ہے۔ اس کا متن اس طرح ہے:

" قواعد میں نرمی کرنے کا عمومی اختیار: جہاں حکومت کی رائے ہے کہ ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے، وہ حکم کے ذریعے، تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات کی بنا پر، کسی بھی طبقے یا افراد کے زمرے کے حوالے سے ان قواعد کی کسی بھی توضیعات میں نرمی کر سکتی ہے۔

یہ واضح ہے کہ جہاں قاعدہ 14 کسی طبقے یا افراد کے زمرے کے لیے نرمی کی اجازت دیتا ہے، وہیں قاعدہ 7 انفرادی معاملات میں جسمانی معیار کو نرم کرنے کے حکومت کے اختیار کو محفوظ رکھتا ہے۔ موجودہ معاملے میں قاعدہ 7 مناسب قاعدہ ہے اور قاعدہ 14 کو شروع کرنا بالکل ضروری نہیں تھا۔ لیکن ہم نے محسوس کیا ہے کہ ڈپٹی سکریٹری برائے داخلہ (حکومت پنجاب) جس نے ریاستی حکومت کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے جوابی حلف نامے میں حلف لیا تھا، نے صرف سروس قواعد کے قاعدہ 14 تک محدود رہ کر حکومت کی طرف سے دی گئی نرمی کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے ایسا موقف کیوں اپنایا جب کہ ایک مخصوص قاعدہ ہے جس نے حکومت کو جسمانی معیار میں نرمی دینے کا اختیار دیا ہے، یہ ایسی چیز ہے جسے ہم سمجھ یا تعریف نہیں کر سکتے۔ بیان

کنندہ کو قاعدہ 7 کو ضمنی طور پر کیوں پاس کرنا چاہیے جو سیاق وسباق میں اتنا واضح ہے؟ چونکہ اپیل کنندہ نے قاعدہ 7 کو متعلقہ قاعدے کے طور پر حوالہ دیا ہے، اس لیے ہم اس معاملے میں قاعدہ 14 کے طول و عرض پر غور کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ مذکورہ بالا نرمی کا واحد مفاد الیہ اٹھانے والا اپیل کنندہ ہے اور اس لیے اسے اس کی طرف دکھائے گئے تعصب کا عمل سمجھا۔ دانشور ججوں کے مطابق "نام نہاد حکمت عملی تحریری امتحان کے نتائج کے اعلان کے بعد تیار کی گئی تھی جس کا واحد مقصد مذکورہ امیدوار کے انتخاب اور تقرری کو محفوظ بنانا تھا کیونکہ جسمانی تندرستی کے معیار کو صاف کیے بغیر کمیشن کے ذریعے اس کا انٹرویو نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہماری رائے میں یہ اور کچھ نہیں بلکہ سراسر تعصب کا عمل ہے۔"

اپیل کنندہ کو اس وقت جسمانی معیارات میں نرمی کے لیے دستیاب واحد امیدوار ہونے کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ وہی فائدہ اسی عہدے پر موجود کسی اور کو بھی مل سکتا تھا جو اپیل کنندہ کے پاس ہوتا۔ پالیسی کے لحاظ سے یہ سوچنا ممکن نہیں ہے کہ اپیل کنندہ ان لوگوں کا واحد رشتہ دار ہوتا جنہوں نے پنجاب میں دہشت گردوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے تکلیف اٹھائی یا جنہوں نے دہشت گردی کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ شاید، اس مخصوص انتخاب میں اپیل کنندہ حکمت عملی کا واحد مفاد الیہ ہوا۔ نہ ہی ہمیں کوئی بدنیتی صرف اس وجہ سے نظر آتی ہے کہ حکومت نے اس موقع پر حکمت عملی تیار کی جب اپیل کنندہ نے معیار میں نرمی کے لیے رابطہ کیا تھا۔ یہ موقع حکومت کو واقعات کو دہرانے کا موقع فراہم کرتا اور اس طرح خود کو ان خاندانوں کی حالت زار کی یاد دلاتا جنہوں نے تکلیف دہ تجربات کا سامنا کیا جب ان کے رشتہ دار دہشت گردوں سے لڑنے کے لیے مسلسل کارروائیوں میں مسلسل ملوث تھے جن کے پاس انتہائی مہلک ہتھیار تھے اور بے گناہ لوگوں کے ساتھ ساتھ پولیس فورس کے خلاف وقفے وقفے سے گولیاں چلانے کے لیے ٹھکانوں کا استعمال کرتے تھے۔ حکومت کو کسی خاص حکمت عملی کو وضع کرنے کے لیے کسی موقع پر عمل کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر کسی خاص موقع نے حکومت کو حکمت عملی فیصلہ لینے کی ضرورت سے آگاہ کیا ہے تو یہ حکومت کو بدنیتی یا تعصب سے منسوب کرنے کے لیے شاید ہی کافی ہو۔

اٹلس سائیکل انڈسٹریز لمیٹڈ سونی پت بنام ان کے ورک مین، [1962] ضمنی 3 ایس سی آر 89؛ اس عدالت کی ایک آئینی بنچ نے اس سوال پر غور کیا کہ کیا کسی فرد کے معاملے کے تناظر میں لی

گئی حکمت عملی آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرے گی کیونکہ اس وقت مقصد کسی خاص شخص کو فائدہ پہنچانا ہوتا۔اس صورت میں حکومت پنجاب نے صنعتی ٹریبونلوں کے پریذائیڈنگ افسران کی سبکدوشی کی عمر 65 سے بڑھا کر 67 کر دی۔ایک لازمی سری اے این گجرال نے 4.6.1957 پر 65 سال کی عمر حاصل کر لی ہوگی۔بنچ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا اور اس طرح مشاہدہ کیا:"جس موقع نے اس وضع قانون کو نافذ کرنے کی تحریک دی وہ سری اے این گجرال کی آنے والی سبکدوشی ہو سکتی ہے۔لیکن یہ اس بات کی بنیاد نہیں ہے کہ یہ امتیازی سلوک ہے اور آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے،جب کہ یہ اس کی شرائط پر،عام اطلاق کا ہے۔"

اس عدالت کے تین ججوں کی بنچ کی طرف سے سروس قانون میں اسی طرح کی نرمی کی شق کو دی گئی تشریح کا حوالہ دینا مفید ہے کہ اس پر آزادانہ طور پر غور کیا جانا چاہیے۔(جے سی یادو و دیگران بنام ریاست ہریانہ و دیگران،[1990] 1 ایس سی آر 470۔آرام کی طاقت چاہے عام طور پر سروس کے قوانین میں شامل ہو یا تو مشکلات کو کم کرنے کے مقصد سے ہو سکتی ہے یا خصوصی اور لائق حالات کا سامنا کرنے کے لیے ہو سکتی ہے۔فاضل ججوں کے مطابق اس طرح کے اصول کو آزادانہ طور پر سمجھا جانا چاہیے۔یقیناً اس طرح کے اختیارات کے من مانی استعمال کے خلاف حفاظت کی جانی چاہیے۔لیکن ایک تنگ تعمیر واقعی مستحق معاملات کو فائدہ سے محروم کرنے کا امکان ہے۔ہمارا بھی خیال ہے کہ نرمی کی حکمرانی کو ایک عملی تعمیر ملنی چاہیے تاکہ حکومت کی اچھی حکمت عملی کے موثر نفاذ کو حاصل کیا جاسکے۔

تیسرے مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے ضلع کلکٹر اور چیئرمین،وجیانگرم بنام تریپورہ سندری دیوی، جے ٹی (1990) 2 ایس سی 169 اور ہوشیار سنگھ بنام ریاست ہریانہ و دیگران ، جے ٹی (1993) 5 ایس سی 63 میں اس عدالت کے فیصلوں کا حوالہ دیا ہے۔سابقہ پر عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے متنازعہ فیصلے میں انحصار کیا ہے اور اسی کا حوالہ مؤخر الذکر فیصلے میں دیا گیا ہے۔ان فیصلوں کا تعلق ان معاملات سے ہے جہاں سلیکشن بورڈ کے ذریعے اصول میں نرمی کی گئی تھی۔اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ جب اشتہار انتخاب کے لیے اس میں مقرر کردہ معیارات میں نرمی کے بارے میں خاموش تھا تو سلیکشن بورڈ کو اس طرح کے معیارات میں نرمی کرنے کی اجازت نہیں تھی۔وہ ایسے معاملات نہیں ہیں جہاں حکومت کی طرف سے کسی قانونی اصول کے استعمال میں 'نرمی' کی گئی تھی اور اس لیے ان دونوں فیصلوں میں تناسب تیسرے مدعاعلیہ دلیل کی حمایت کرنے کے لیے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر حکومت نے اپیل گزار کے معاملے میں خاص طور پر قاعدہ 7 اور عام طور پر قاعدہ 14 کے لحاظ سے پولیس اہلکاروں کی خدمات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار کردہ حکمت عملی پر عمل درآمد کے ذریعے معمولی نرمی کا متحمل ہونا مناسب سمجھا ہوتا، تو یہ عدالتی طرف سے کسی مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا۔ عدالت عالیہ کو اس اپیل کنندہ کے معاملے میں مقرر کردہ جسمانی معیارات میں معمولی نرمی میں کی گئی تقرری کو پریشان نہیں کرنا چاہیے تھا۔

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور چیلنج کے تحت فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔